

۱۔ شرح :

خاموشیوں میں ایسی
ادائیں نکلتی ہیں، جو
دیکھنے سے تعلق رکھتی
ہیں۔ تیری نگاہ دل
سے نکلتی ہے تو سرے
سے بھری ہوئی آتی
ہے۔

یہاں شاعر نے خاموشی

اور سرے کی مناسبت پیش نظر رکھی۔ مشہور ہے کہ کوئی شخص سرمہ کھالے
تو اس کا گلابیٹھ جاتا ہے۔

۲۔ لغات۔ فشار : بھینچنا۔

شرح : صبا کبھی پھرتی پھراتی کلی کے اندر جا پہنچتی ہے تو جگہ
کی تنگی سے بھنچ کر اوس بن جاتی ہے۔ گو یا شبنم کوئی الگ شے نہیں، یہی
صبا بھتی، جو غنچے کی تنگی میں پسچی تو چاروں طرف سے بھینچی گئی اور اسے
پسینہ آگیا۔ انہیں قطروں کو ہم شبنم کہتے ہیں۔

۳۔ شرح : اس تیغ نگاہ کی آب و تاب عاشق کے سینے سے کیا

پوچھتے ہو؟ یہ وہی تیغ ہے، جس نے دروازے کے روزن میں زخم ڈال
ڈیے اور ان سے ہوا نکلنے لگی۔

مطلب یہ کہ محبوب جس دروازے سے جھانکتا ہے، اس میں روزن
حقیقتہً زخم ہیں اور زخم بھی ایسے گہرے کہ ان سے ہوا آتی ہے۔ پھر خود
ہی اندازہ کر لیجے کہ اس تیغ نگاہ نے سینہ عاشق سے کیا سلوک کیا ہوگا
بجنوری مرحوم فرماتے ہیں :